کسی ملک گیا اقامت کی نیت نہیں کی، قصر کرتا رہا، پھر تین ماہ بعد اقامت کی نیت کی، تو گزشتہ نمازوں کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر کوئی دوسرے ملک جائے اور وہاں اس نے تین یا چار مہینے گزار لیے، اس دوران وہ قصر نماز ہی پڑھتا رہا ہے، اقامت کی نیت اس نے نہیں کی۔ اس دوران وہ یہی سمجھتا رہا کہ شاید وہ دوبارہ پاکستان چلا جائے، اب جب اس نے وہاں پندرہ دن سے زیادہ کی اقامت کی نیت کرلی ہے، تو کیا جو اس نے پچھلی نمازیں پڑھی قصر کے ساتھ اس کا دوبارہ اعادہ کرنا پڑے گا؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اگر شرعی سفر کرکے دوسرے ملک پہنچا اور وہاں مستقل پندرہ دن رہنے کا حتمی ارادہ نہیں تھا بلکہ آج واپس چلا جاؤں یا کل چلا جاؤں والی کیفیت تھی تو ایسی صورت میں جتنے دن وہ اس ملک میں رہا، مسافر ہی رہا، نمازوں میں قصر ہی کرے گا، اس کیفیت کے بعد پھر جب اس کی پندرہ دن یا اس سے زائد دن رہنے کی حتمی نیت ہوگئی تو اب سے وہ مکمل نماز پڑھے گا، پچھلی پڑھی گئی نمازیں نہیں دوہرائے گا۔

حلبہ میں غایہ کے حوالے سے ہے: "نية الاقامة خمسة عشر يوما يعتبر عزمه على الثبات" ترجمہ: پندرہ دن رہنے کی نیت میں اس کا پختہ عزم ہونا معتبر ہے۔ (حلبۃ المجلی، جلد2، صفحہ528، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

شرح سیر کبیر للسرخسی میں ہے: "وإن دخل المسلمون أرض الحرب فانتهوا إلى حصن ووطنوا أنفسهم على أن يقيموا عليه شهرا إلا أن يفتحوه قبل ذلك، أخبرهم الوالي بذلك، فإنهم يقصرون الصلاة. لأنهم لم يعزموا على إقامة خمس عشرة ليلة لمكان الاستثناء، فالفتح قبل مضي خمس

عشرة لیلة محتمل"ترجمہ: اگر مسلمان دار الحرب میں داخل ہوئے اور کسی قلعے کے پاس پہنچ کر یہ نیت کر لی کہ ہم یہاں ایک مہینا رہیں گے الا یہ کہ ہم اس سے پہلے فتح حاصل کرلیں، یہ بات ان کو والیِ لشکر نے بتائی، تو تمام افراد قصر نماز ہی ادا کریں گے، کیونکہ استثنا کرنے کی وجہ سے ان کا پندرہ راتیں رہنے کا عزم نہیں، کیونکہ پندرہ راتوں سے قبل بھی فتح کا احتمال ہے۔ (شرح سیر کبیر، صفحہ 245، مطبوعہ الشرکۃ الشرقیۃ للاعلانات)

غنیہ میں اسی مسئلے کے ضمن میں ہے: "ولا بد فی تحقق النیۃ من الجزم"ترجمہ: (اقامت کی) نیت کے تحقق کے لئے جزم ہونا ضروری ہے۔ (غنیہ، جلد 1، صفحہ 540، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے: "نیت سچے عزمِ قلب کا نام ہے، پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ کرلے، اور جانتا ہے کہ اس سے پہلے چلے جانا ہے تو یہ نیت نہ ہوئی، محض تخیل ہوا۔۔۔ معراج الدرایہ پھر عالمگیریہ میں ہے: "قال اصحابنا رحمھم اللہ تعالٰی فی تاجر دخل مدینۃ لحاجۃ نوی ان یقیم خمسۃ عشر یوما القضاء تلک الحاجۃ لا یصیر مقیما لانہ متردد بین ان یقضی حاجتہ فیرجع وبین ان لا یقضی فیقیم فلا تکون نیتہ مستقرۃ"ہمارے اصحاب رحمھم اللہ تعالٰی نے اس تاجر کے بارے میں فرمایا جو کسی شہر میں کسی ضرورت کے لئے گیا، اس نے حصول حاجت کے لئے پندرہ دن اقامت کی نیت کرلی، تو وہ مقیم نہ ہوگا، کیونکہ وہ متردد ہے اس بارے میں کہ اگر اس کی حاجت پوری ہوگئی، تو لوٹ جائے گا اور اگر پوری نہ ہوئی، تو اقامت کرے گا تو اس کی نیت پختہ نہ ہوئی۔ (فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ 261، 262، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا سید مسعود علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-2152

تاریخ اجراء: 03 رجب المرجب 1446ھ/04 جنوری 2025ء